OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
October-December-2024
Vol: 9, Issue: 36
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات

Positive and Negative Uses of the Internet and Social Media

Rukhsar Gulzar
Principal of Al-Gulzar Public School, Street # 10 Ghosiabad Millat road, Faisalabad:
Rukhsargulzar98@gmail.com

Matloob Ahmad
Correspondence Author:
Dean Faculty of Arts & Social Sciences, The University of Faisalabad:
dean.is@tuf.edu.pk

DOI: https://doi.org/10.54692/abh.2024.09362230

Abstract

The Internet and social media have become integral to modern society, influencing global communication, education, entertainment, and business. This article explores both these platforms' positive and negative uses, highlighting their profound impact on individuals and communities. On the positive side, social media enables global connectivity, fosters online communities, supports educational and professional networking, and serves as a platform for social activism. It provides opportunities for knowledge sharing and personal growth, creating spaces for creativity and expression. However, the internet and social media also pose significant risks, including the spread of misinformation, cyberbullying, privacy concerns, and addiction. The constant barrage of digital content can lead to mental health issues, such as anxiety and depression, particularly among young users. This article critically examines these dual aspects of internet and social media use, emphasizing the need for responsible engagement and digital literacy. By understanding the benefits and drawbacks, individuals and society can better navigate the digital landscape, fostering a healthier and more productive online environment.

Keywords: Internet, social media, influence, education, society

سوشل میڈیا ہماری زندگی کی وہ مجازی (Virtual) حقیت ہے جو کہ ہماری زندگی پر اس دور میں سب سے زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے یہ اثر مثبت بھی ہے اور منفی بھی۔ معلومات اور خبروں کی فراوانی ان تک بآسانی رسائی، آپس کے تیز رفتار رابطے، یہ سب ایسے پہلو ہیں کہ ان کی افادیت سے انکار کیا جا سکتا ہے نہ اس سے مفر ممکن ہے۔ میڈیا ہماری زندگیوں کا ایک جزولاینفک بن چکا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کی تمام چیزوں میں شر و خیر کا پہلو چھپا ہوتا ہے۔ اب یہ ہماری استعداد پر منحصر ہے کہ ہم کون سا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کسی چیز کا استعمال صحیح اور جائز کاموں کے لئے کیا جائے جس سے دنیائے انسانیت فیض یاب ہوتی ہو تو ظاہر سی بات ہے کہ اس کے فیوض و برکات اور ثمرات بہت فائدے مند ہوں گے۔ یہی حال سوشل میڈیا کے استعمال کا بھی ہے۔ حالانکہ سوشل میڈیا کے موضوعات پر پہلے بھی میں نے بہت کچھ لکھا ہے۔

سوشل میڈیا ایک ایسی ایجاد ہے جس کی افادیت و نقصانات دونوں ہیں، یہ دو دھاری تلوار ہے۔ حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو اس کے نقصانات اس کی افادیت سے زیادہ ہیں، چاہے وہ مذہبی ہوں، جسمانی ہوں یا معاشرتی و سماجی۔ اب یہ استفادہ کرنے والوں پر منحصر ہے کہ وہ اس سے کیسے مستفیض ہوتے ہیں؟ جب کہ حالات و واقعات شاہد ہیں کہ سوشل میڈیا کا جائز استعمال کرنے والے بھی ناجائز چیزوں سے اپنی حفاظت نہیں کر پاتے۔ آج سوسائٹی کا کوئی بھی فرد والدین ہو، اولاد ہو، گھر کے بڑے بزرگ ہوں سوشل میڈیا کے اثرات سے بالاتر نہیں۔ خواتین صنف نازک ہیں اور مردوں کی بہ نسبت سادہ لوح، جذباتی، کسی پر بھی جلد بھروسہ کرنے والی، کہا جاتا ہے کہ ناقص العقل اور کم سمجھ بھی ہوتیں ہیں، اس لیے ان کے متاثر ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ اور اسی کے نتیجے میں خاموشی سے ان کا استحصال شدت سے ہوتا ہے۔

جدید نیٹ ورک ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا جیسے آزاد پلیٹ فارمز بڑی آسانی سے مہیہ ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ سوشل میڈیا ایک ایسی لت بن چکا ہے، جس میں بچوں سے لے کر بوڑھوں اور عورتوں تک سب گرفتار ہیں۔ ماہرین کے نزدیک لت کی تعریف یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا عمل، جس کو کرنے سے آپ کی زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور آپ یہ بات جاننے کے باوجود اس عادت کو ترک کرنے سے قاصر ہوں۔

انٹرنیٹ کے فوائد:

انٹرنیٹ موجودہ زمانے کی سب سے اہم ایجاد ہے، جو انسان کی ترقی اور معلومات کی فراہمی کے لیے ناگزیر ہے۔ ہر چیز کا استعمال کارآمد تب ہی ہو سکتا ہے جب اسے استعمال کرنے والا اپنی استعداد اور اس کی افادیت کے اعتبار سے کام میں لائے۔ انٹرنیٹ کا مثبت اور تعمیری استعمال بلاشبہ مفید اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

(1) تیز ترین مواصلات اور سائبر میڈیا:

انٹرنیٹ تیز ترین ذرائع مواصلات میں سے ایک ہے۔ اس کے ذریعے دنیا کے ایک حصے میں بیٹھا شخص سیکنڈ میں دنیا کے دوسرے کونے میں بیٹھے فرد سے دوٹوک بات چیت کر سکتا ہے۔ اس کے ذریعے ہر فرد اپنے خیالات کا اشتراک اور دیگر ثقافتوں کو بھی دریافت کر سکتا ہے۔ اس سے ٹی وی اور اخبارات کی کارکردگی میں بہتری آئی ہے۔ آج کا دور جس کو انفارمیشن ایج بھی کہا جاتا ہے، اس میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی کی طرح انٹرنیٹ بھی ایک میڈیا ہے جس کو اصطلاحاً سائبر میڈیا" کہتے ہیں۔ پہلے ریاستی اور غیر ریاستی عناصر معاشرے میں موجود مختلف طرح کے پریشر گروپس) بڑی آسانی سے اپنے خلاف خبر کو نشر ہونے سے روک لینے کی طاقت رکھتے تھے۔ ماضی میں بدقسمتی سے پاکستان میں اس طاقت "کا بھرپور استعمال کیا بھی گیا، لیکن سائبر میڈیا سے مقابلے کی وجہ سے پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور ان پر دباؤ کم ہوا۔ شاید آپ میری رائے سے اتفاق کریں گے کہ اگر سائبر میڈیا کا وجود نہ ہوتا تو بڑے بڑے واقعات جیسے میاں شہباز شریف کی بیٹی اور داماد کے بیکری ملازم پر تشدد کی خبر پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا پر کبھی شائع نہ ہوتی۔[1]

(2) مذہبی معلومات کے وسائل:

انٹرنیٹ کا سب سے بڑا فائدہ معلومات کی فراہمی ہے، جس کے حصول میں صرف چند منٹ لگتے ہیں۔ انٹرنیٹ نہ صرف ہماری معلومات میں اضافہ کرتا ہے بلکہ ہمارا وقت بھی بچاتا ہے۔ اس کے ذریعے ای میل، تعلیم، اخبار

[1] حسن محی الدین، ڈاکٹر، سوشل میڈیا اور ہماری زندگی، منہاج پبلی کیشنز، انڈیا، اپریل 2023ء، ص312

Ḥasan Muhi-ud-Dīn, Dr., *Social Media Aur Hamāri Zindagi*, Minhāj Publications, India, April 2023, p. 312.

وجرائد، بینکنگ، طب، سائنس، قرآن وحدیث، شریعت کے احکام ومسائل اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کی معلومات کو سمعی وبصری شکل میں حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہیے کہ ہمارے معاشرے میں فرقہ واریت موجود ہے (خیال رہے کہ یہاں فرقہ واریت سے میری مراد صرف مسلم فرقوں کے درمیان اختلافات نہیں، بلکہ ہر طرح کی مذہبی سوچ نظریات کے حامل افراد کے درمیان اختلاف ہے)۔ بدقسمتی سے ہمیں اپنے فرقے کی اچھی باتوں کی تربیت کم اور دوسرے فرقہ کی "غلطیوں" کا سبق پہلے دن سے اچھی طرح یاد کروایا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ کے آنے سے پہلے تک ہماری حالت کنویں کے مینڈک کی طرح تھی، ہمارے مذہبی رہنما خود ہی دوسرے فرقے پر سوال کرتے اور خود ہی جواب دیتے تھے، اور عوام کی اکثریت بغیر تحقیق کے ان الزامات / باتوں پر یقین کرتی ہے۔ لیکن اب انٹرنیٹ خاص طور پر سوشل میڈیا) کی وجہ سے ہمیں دونوں طرف کا مؤقف سننے اور پڑھنے کا موقع مل رہا ہے، جس سے میرے خیال میں فرقہ وارانہ نفرت میں کمی ہو رہی ہے۔ لوگوں کو سمجھ آ رہی ہے کہ غلطیاں صرف دوسرے میں ہی موجود نہیں، بلکہ اپنی طرف بھی اصلاح کی ضرورت ہے۔[2]

(3) اسلام کے فروغ کا ذریعہ

دور حاضر میں نظریات کی جنگ جاری ہے اور پروپیگنڈا کا دور دورہ ہے۔ مغرب اپنی تہذیبی قوت کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہے اور ایک دنیا اس کی قوت کے آگے زیر ہے۔ تاہم اسلام کو اللہ تعالیٰ نے ابدی طور پر نظریاتی غلبہ عطا کر دیا ہے۔ البتہ اس غلبہ کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کو اس کے متوقع مومنین تک پہنچایا جائے۔ عام حالات میں اس کے لیے غیر معمولی وسائل چاہیں۔ تاہم انٹرنیٹ نے اس کام کو اب بیحد آسان کر دیا ہے جس کے ذریعے صرف ایک آدمی بہت کم وسائل استعمال کر کے ایک بہت بڑے حلقے تک اپنی بات پہنچا سکتا ہے۔ ہم میں سے کسی شخص کے لیے یہ بظاہر ممکن نہیں کہ وہ سی این این یا بی بی سی جیسا ادارہ کھولے اور لاکھوں لوگوں تک اپنی بات پہنچائے۔ لیکن ایک انٹرنیٹ سائٹ کے ذریعے یہ کام کرنا بہت آسان ہے اور ایک بے سر و سامان شخص بھی ترقی یافتہ قوموں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح چیٹنگ کے ذریعے اسلام کے فروغ کا کام غیر معمولی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے

---

[2] حسن محی الدین، ڈاکٹر، سوشل میڈیا اور ہماری زندگی، منہاج پبلی کیشنز، انڈیا، اپریل 2023ء، ص 312

Ḥasan Muhi-ud-Dīn, Dr., *Social Media Aur Hamāri Zindagi*, Minhāj Publications, India, April 2023, p. 312.

بعد اسلام کے خلاف جو ایک محاذ مغربی دنیا نے قائم کیا ہے، اس میں بہت سے مسلمانوں نے غیر مسلموں پر اسلام کا صحیح نقطہ نظر چیٹنگ کے ذریعے ہی واضح کیا ہے اور ان غلط فہمیوں کی تردید کی ہے جو مغربی میڈ یا پھیلا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا ادارہ مختلف سائٹس کے ذریعے اپنے طور پر دینی، سماجی تعلیمی اور دیگر شعبوں میں کچھ خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ ان ویب سائٹس کی تفصیل دانش سرا کی ویب سائٹ www.danishsara.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

(4) تفریحی فوائد:

انٹرنیٹ تفریح کا بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے بچوں کی منپسند گیمز اور کارٹون پروگرامز ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں۔

(5) انٹرنیٹ کے تعلیمی میدان پر اثرات:

پاکستانی معاشرے پر تعلیمی میدان میں انٹرنیٹ کے بہت سے مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ درس و تدریس سے منسلک افراد کی بہت سی مشکلات تھیں جو انٹرنیٹ کی وجہ سے حل ہو گئیں، جن میں الیکٹرونک لائبریری، آن لائن ای بکس اور مختلف تعلیمی موضوعات پر آڈیو، ویڈیو لیکچرز تک گھر بیٹھے رسائی ممکن ہوئی۔ اس کے علاوہ کئی پاکستانی نوجوانوں نے ذاتی کوششوں سے تعلیمی ویب سائٹس قائم کیں جن پر طلبہ و طالبات کو مختلف تعلیمی نوٹس سابقہ پرچے، تعلیمی اعلانات اور گفتگو کرنے کا مواقع مل رہا ہے۔

انٹرنیٹ آج کے دور کی ناگزیر ضرورت اور حصولِ علم کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ جہاں اساتذہ کو دنیا بھر میں موجود طلباء سے کانفرنسنگ، آن لائن کورس بنا کر اپنے طلباء کو تحریری، صوتی اور تصویری شکل میں مواد بھیجنے اور ان کی رہنمائی کے مواقع فراہم کرتا ہے، وہاں طلباء کو دنیا بھر کے بہترین تعلیمی اداروں میں داخلہ لے کر گھر بیٹھے ڈگری حاصل کرنے کے قابل بھی بناتا ہے۔

(6) انٹرنیٹ: بہترین معلم

انٹرنیٹ علم و تحقیق کے علاوہ سیکھنے سکھانے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ کم و بیش ہر چیز سے متعلق انٹرنیٹ پر نہ صرف معلومات دستیاب ہیں بلکہ تمام علوم وفنون سے متعلق Tutorial انٹرنیٹ پر موجود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کثرت کے ساتھ آن لائن کورسز کا سلسلہ بھی اس پر دستیاب ہے جن کی مدد سے آپ کسی بھی شعبے سے متعلق مضمون

پر مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کورسز اور ٹیٹوریل زیادہ ترفری ہوتے ہیں جن میں آواز اور تصویروں کی مدد سے لوگوں کو مختلف چیزوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ اگر آپ کمپیوٹر کی کسی زبان کو سیکھنا چاہتے ہیں یا پھر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ جہاز کیسے اڑتا ہے تو انٹرنیٹ ہر موقع پر آپ کی مدد کرے گا۔ خواتین، بچوں، بزرگوں غرض ہر عمر اور ہر شعبہ کے لوگوں کے لیے دلچسپی اور فائدے کی چیزیں یہاں دستیاب ہیں۔ مثلاً خواتین کے لیے فیشن اور کوکنگ وغیرہ کی ٹپس، بزرگوں کے لیے بیماریوں سے پرہیز اور بچاؤ کے طریقے وغیرہ۔

(7)آن لائن سروسز:

انٹرنیٹ نے انسانی زندگی کو بہت سہل اور آسان بنا دیا ہے۔ اب آن لائن خدمات کے ساتھ آن لائن معاملات مثلاً کرنسی اور فنڈز کی منتقلی، ٹیکس اور ہر طرح کے بلز کی ادائیگی باآسانی کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں انٹرنیٹ کے ذریعے ہر قسم کی سپر مارکیٹ، سٹور، ملبوسات، جیولری، گروسری اور جملہ شعبہ ہائے زندگی کی تقریباً تمام اشیاء قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی خریدی اور بیچی جاسکتی ہیں۔

(8)ای کامرس:

ای کامرس کا تصور ہمارے ملک میں ابھی زیادہ فروغ نہیں پایا مگر مغرب میں نہ صرف یہ تصور عام ہو گیا ہے بلکہ بہت مفید بھی ثابت ہو رہا ہے اور یقیناً جلد ہی ہمارے ملک میں بھی عام ہو جائے گا۔ اس کے ذریعے لوگ نہ صرف گھر بیٹھے بیٹھے اپنی پسند کی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں بلکہ یہ اشیاء انہیں بہت سستی بھی پڑتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر تیار ہونے والی اشیاء میں بالعموم مڈل مین کافی منافع لے جاتا ہے۔ اشیائے تجارت مینوفیکچرز بناتے ہیں اور ڈسٹری بیوٹر تقسیم کرتے ہیں اور عام دکاندار انہیں صارف تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ عام صارف تک پہنچتے پہنچتے جتنے لوگ بیچ میں آئیں گے چیز اتنی ہی مہنگی ہو جاتی ہے۔ تاہم انٹرنیٹ سائٹس کے ذریعے ایک مینوفیکچر یا ڈسٹری بیوٹر صارف کو وہی چیز براہ راست بیچ دیتا ہے۔ مڈل مین کی مداخلت نہ ہونے کی بنا پر صارف کو یہ چیز کافی سستی پڑتی ہے۔ یہ طریقہ ایسی اشیاء کی فروخت میں بیحد کامیاب ہے جس میں خریدار کی پسند اور انتخاب پہلے سے واضح ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ایک کتاب خریدنی ہے تو ایک صارف بالعموم نصف قیمت پر گھر بیٹھے وہ کتاب خرید سکتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس طرح کے معاملات میں کریڈٹ کارڈ استعمال ہوتا ہے۔ ای کامرس کی طرح اب اسی بینکنگ اور ای

گورنمنٹ کے تصورات بھی بہت عام ہو چکے ہیں۔ جن میں بینک اور حکومتی اداروں سے لین دین کے معاملات گھر بیٹھے بیٹھے باآسانی انجام پا جاتے ہیں۔ مثلاً گھر بیٹھے بیٹھے مختلف ادئیگیاں کی جاسکتی ہیں، بل بھرے جا سکتے ہیں۔اور ہر طرح کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(9) کمیونیکیشن کے شعبہ میں انقلاب:

انٹرنیٹ بہر حال ایک آلہ ہے جس کے منفی اور مثبت دونوں پہلو ہیں۔اس کے مثبت استعمال بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں جن سے دنیا بھر میں فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔انٹرنیٹ کا ایک عام آدمی کے حساب سے سب سے بڑا اثر کمیونیکیشن کے شعبے میں ظاہر ہوا ہے۔اس کی سب سے مشہور قسم ای میل (Email) ہے۔یہ انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود فرد کو پیغام پہنچانے کی ایک سروس ہے جو بہت تیز، آسان، قابل اعتبار اور مفت ہے۔ دوسری سروس چیٹنگ (Chatting) ہے۔اس میں مختلف جگہوں پر موجود لوگ براہ راست ایک دوسرے سے تحریری طور پر گفتگو کر سکتے ہیں۔اب آواز اور تصویر کے ساتھ گفتگو کی سہولت بھی دستیاب ہے۔انٹرنیٹ کا ایک استعمال نیٹ فون بھی ہے۔ جس میں کمپیوٹر سے براہ راست فون پر رابطہ ممکن ہے۔اس کے علاوہ دلکش ڈیزائن کے کارڈز وغیرہ بھی ایک دوسرے کو بھیجنے کی سہولت آج کل بہت مقبول ہے۔ان سب چیزوں کے ذریعے لوگوں کے لیے دور دراز ملکوں میں موجود اپنے عزیزوں سے رابطہ کرنا بیحد آسان ہو گیا ہے۔

(10) سوشل نیٹ ورکنگ اور روزگار کے مواقع:

دور حاضر میں انسان فیس بک، ٹویٹر، گوگل پلس، یوٹیوب اور یاہو کے بغیر آن لائن زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ سوشل نیٹ ورک لاکھوں لوگوں کو ایک ساتھ مربوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

پوری دنیا کی طرح پاکستانی معاشرے میں بھی ہوم آفس کا رواج شروع ہوا جو اپنی طرز کا انتہائی منفرد کام ہے۔ تیسری دنیا کے بہت سے ممالک کی طرح بہت سے پاکستانی لڑکے لڑکیاں گھر بیٹھ کر آن لائن خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ جس میں آن لائن جاب قرآن پڑھنا، ٹیوشن پڑھنا گیمز کی تیاری، سوفٹ ویئر اور ویب سائٹس کی تیاری، درستگی اور پڑتال کا کام، مختلف زبانوں کے ترجمے، ٹائپنگ کا کام، آن لائن اشتہاری صنعت، سوفٹ ویئر کی ویڈیو ٹریننگ،

شاپنگ ویب سائٹس کے ذریعے اپنا ذاتی کام شامل ہے اور وہ بھی بغیر لوکل آفس کے، جس سے نہ صرف ان پاکستانیوں کی آمدنی میں اضافہ ہوا، بلکہ ملک کو بھی فائدہ ہو رہا ہے۔[3]

(11)انٹرنیٹ کے فنون لطیفہ پر اثرات:

جمالیاتی حس رکھنے والے آرٹسٹ کو سب سے بڑی چیز جو درکار ہوتی ہے، وہ لوگوں کی جانب سے ان کے کام کی تعریف ہے۔ انٹرنیٹ کی وجہ سے نئے لوگوں کو اپنے اندر کے جوہر دیکھنے کے مواقع مل رہے ہیں، جس سے انہیں مزید کام کرنے اور اپنے موجودہ کام میں نکھار لانے می مدد مل رہی ہے۔ چھوٹے بڑے شہروں اور دیہات میں رہنے والے نئے لکھنے والوں، ادیبوں، تقریر کرنے والوں شاعروں، آرٹ اور مصوری کرنے آرٹسٹس کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر لوگ محدود وسائل سے اچھی شارٹ فلمیں تیار کر رہے ہیں، جس سے وہ بہت جلدی شہرت حاصل کر رہے ہیں۔ ذرا تصور کریں کہ ایک چھوٹے شہر میں ایک قابل مگر مالی طور پر کمزور آرٹسٹ کا۔ اگر وہ اپنے کام کی نمائش کرنا چاہے تو اس کو کسی قریبی بڑے شہر کے صدر مقام پر کسی گیلری میں نمائش کا اہتمام کرنا ہوگا، جس کے اخراجات ہزاروں سے لاکھوں روپے تک ہوتے ہیں۔ جبکہ عموماً فن کاروں کے پاس پیسے نہیں ہوتے، کیونکہ فن کار ہمیشہ آزاد ہوتا ہے، جبکہ پیسے کمانے کے لیے لازمی ہے کہ آپ ''حدود کا خیال یعنی دوسرے لفظوں میں قید ہو''۔[4]

انٹرنیٹ کے منفی اثرات:

اس میں کوئی شک نہیں کہ انٹرنیٹ مختلف معلومات کے لیے ایک ایسا اہم ذریعہ بن چکا ہے، جس کے ذریعہ انسان مختصر وقت کے اندر معمولی لاگت سے بے شمار دینی، علمی، اقتصادی اور سیاسی معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ سے بھی واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس کے توسط سے دینی اور عصری اداروں میں دفتری کاموں کے اندر سہولت اور آپس میں معلومات کے تبادلے سے متعلق بھی کافی آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں، لہٰذا

[3] ابودرداء، بچوں کی تربیت اور اس کے بنیادی اصول، مکتبہ العراق، حیدر آباد، 1440ھ، ص138

Abu Dardā, *Bachōn Kī Tarbiyat Aur Is Ke Bunyādi Usool*, Maktaba Al-Iraq, Hyderabād, 1440H, p. 138.

[4] سعادت اللہ حسینی، سوشل میڈیا اور مسلم نوجوان، ادارہ اشاعت الاسلام، کراچی، 2012ء، ص208

Saadatullah Ḥusaini, *Social Media Aur Muslim Naujān*, Idara Isha'at-ul-Islām, Karachi, 2012, p. 208.

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مختلف میدانوں کے اندر انسان کے لیے بے شمار سہولتیں فراہم کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں بے شمار لوگ جن میں چھوٹے بڑے، مرد وعورت، مال دار و غریب، پرہیز گار اور آزاد خیال ہر قسم کے لوگ شامل ہیں، کسی نہ کسی حد تک اس سے منسلک اور اس کے ثناخواں نظر آتے ہیں، اور اپنی مجالس میں اس کی خوبیاں گننے اور بیان کرنے سے نہیں تھکتے۔

البتہ ایک افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ انٹرنیٹ کی ستائش کرنے والے اور اس پر فریفتہ ہونے والے اکثر حضرات اس کے نقصانات اور اُس کے منفی گوشوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کرتے، جس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ مختلف دینی، جسمانی اور نفسیاتی مشکلات کے شکار ہو جاتے ہیں۔اسی حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس فصل کے اندر انٹرنیٹ کے غلط استعمال کے نقصانات بیان کرنے اور ان سے بچنے کا طریقہ بتانے کی کوشش کی گئ ہے تاکہ اس جدید آلہ سے منسلک لوگ اس کے نقصانات سے باخبر وہوشیار رہیں۔

(1)بے حیائی پھیلانا

انٹرنیٹ کا پہلا نقصان یہ ہے کہ وہ بے حیائی وعریانیت پھیلانے، فسق وفجور کے مناظر پیش کرنے کا سب سے بنیادی اور سستا ذریعہ ہے،اس کے ذریعہ اخلاقی ودینی تباہی، نوجوان مرد وخواتین کی بے راہ روی وگمراہی، شر وفساد کی وادیوں میں ان کی ہلاکت اور اسلامی اقدار وپاکیزہ روایات سے ان کی لاتعلقی عام ہوتی جارہی ہے! کتنے والدین ایسے ہیں جو انٹرنیٹ سے منسلک ہونے کے بعد اپنی اولاد کی گمراہی کا رونا رو رہے ہیں؟! اور کتنی نوجوان لڑکیاں ایسی ہیں جنہیں اس انٹرنیٹ کے توسط سے سبز باغ دکھایا گیا اور وہ دھوکہ کھا کر اپنے گھروں سے بھاگ گئیں؟! کچھ عرصے تک دھوکہ بازوں کی مذموم خواہشات کا نشانہ بن کر پھر بے یار ومددگار چھوڑی گئیں، جس سے دنیا وآخرت دونوں کا نقصان اُنہیں اُٹھانا پڑا۔جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ-فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ-وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[5]

[5] سورۃالنور20:24

Al-Qurʾān, 24:20.

''وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اَقوال اور اَفعال مراد ہیں جن کی قباحت بہت زیادہ ہے۔ فحش تصاویر اور وڈیوز بنانا، بیچنا اور انہیں دیکھنے کے ذرائع مہیا کرنا۔ ایسے اشتہارات اور سائن بورڈ وغیرہ بنانا اور بنوا کر لگانا، لگوانا جن میں جاذِبیت اور کشش پیدا کرنے کے لئے جنسی عُریانیّت کا سہارا لیا گیا ہو۔ حیا سوز مناظر پر مشتمل فلمیں اور ڈرامے بنانا، ان کی تشہیر کرنا اور انہیں دیکھنے کی ترغیب دینا۔ فیشن شو کے نام پر عورت اور حیا سے عاری لباسوں کی نمائش کرکے بے حیائی پھیلانا۔ فحاشی، عریانی اور بے حیائی کے بارے میں قرآن وحدیث کی سخت ترین وعیدیں سامنے رکھ کر آج کے حالات کا بغور جائزہ لیں۔ اور سوچیں کہ ملک کو فحاشی، عریانی اور بے حیائی کی راہ پر لگانے والے عناصر کس قدر چابک دستی سے سرگرم عمل ہیں؟ وقت کے ساتھ ساتھ بے دینی اور بے راہ روی پھیلانے کے لیے ان کے تباہ کن اور مجرمانہ اقدامات میں اضافہ در اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں اخبارات ہوں یا ٹی وی چینل، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لیے بے ہودہ اور حیا سوز مناظر دکھانے میں سب سے آگے ہیں۔

ملٹی نیشنل اور مقامی کمپنیاں ٹی وی پر دکھائے جانے والے اشتہارات اور شاہراہوں پر نصب بڑے بڑے نیون سائن بورڈ (Neon Sign Board) کے ذریعے تشہیر کے جو طریقے اختیار کرتی ہیں، بے حیائی اور فحاشی کے یہ سب طریقے مسلم معاشرے کے لیے تباہ کن زہر سے کم نہیں ہیں۔ ان فحش اشتہارات سے نوجوان نسل آوارگی کا شکار ہو رہی ہے۔ شرم وحیا کے پاکیزہ اخلاق کا جنازہ نکل رہا ہے۔ نتیجتاً جگہ جگہ، شہر ہوں یا دیہات سنگین مجرمانہ واقعات کی بھرمار ہے۔ بے حیائی کو فروغ دینے میں کیبل کا عمل دخل سب سے زیادہ ہے۔ انڈسٹری کی شکل اختیار کرلی ہے۔ کسی بھی واحد مقصد سمجھ لیا گیا کچھ عرصے سے اس پیشے نے باقاعدہ انڈ کاروباری ادارے کی طرح یہاں بھی ہر قیمت پر مالی، مفاد کا حصول ہی واحد مقصد سمجھ لیا گیا ہے

کیبل آپریٹرز نے اگر حیا سوز اور بخش مناظر کا راستہ نہ روکا تو قوم اور نسل کو تباہی کے راستے پر ڈالنے کے مجرمانہ طرز عمل میں یہ ادارے بھی بری الذمہ قرار نہیں پائیں گے۔ ناشی اور عریانی معاشرے میں پھیلائے جانے والے وہ مہلک جراثیم ہیں جو بالآخر عوام اور خاص طور پر نوجوان نسل کو جنسی آوارگی کی تاریک راہ پر ڈال رہے ہیں۔

اس طرح کے حالات کی وجہ سے ماضی میں بھی بہت سی قومیں ملیامیٹ ہوگئی ہیں جن کے عبرتناک واقعات قرآن میں بھی موجود ہیں۔ یہ بے ہودہ حرکتیں اسلامی تعلیمات کی رو سے سنگین جرائم ہیں۔ قرآن وسنت کے واضح احکام میں پاکیزگی، عزت وآبرو کے احترام اور شرافت و پاکدامنی کے بلند اسلامی اقدار واخلاق پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ حیا سوز اور اخلاق باختہ ماحول تباہی کا راستہ ہے۔ اسی بنا پر قرآن وسنت میں ہر اس موڑ پر روک لگادی گئی ہے جہاں سے بگاڑ کا بیج پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ عورت کے لیے حجاب کی پابندی، بدنگاہی کی ممانعت، ضرورت کے بغیر گھر کی چہار دیواری سے باہر نکلنے کی حوصلہ شکنی، مشکوک اور مشتبہ تعلق سے اجتناب کی تاکید، نکاح کو آسان رکھنے اور تکلفات ورسومات سے بچنے کی ہدایت۔ شریعت کے یہ اور اس جیسے بہت سے ایسے احکام وہدایات ہیں جن سے معاشرے میں متانت، شرافت اور پاکیزگی کے اوصاف پروان چڑھتے ہیں اور بگاڑ کے خطرات کا سدباب ہوتا ہے۔ ایسے ہی اوصاف واخلاق کا حامل معاشرہ اسلامی معاشرہ کہلاتا ہے جس کی حفاظت ہر کلمہ گو انسان کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی فرد یا تنظیم مادی ومالی مفاد کے لیے، اسلامی معاشرے کی اس فصیل میں نقب لگائے اور معاشرے کو فاسد ومکروہ اخلاق، حیا سوز تصاویر، بخش دھریاں مناظر اور بے ہودہ مکالمات سے آلودہ کرنے کی کوشش کرے تو یہ سنگلین مجرمانہ طرز عمل ہوگا۔ ایسے لوگ اسلام کے بھی معاند ہیں اور مسلم معاشرے کے بھی دشمن۔ یہ معاشرے اور اسلام دونوں کے مجرم ہیں۔

(2)وقت کا ضیاع:

وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں وقت کی اہمیت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اس کی اور اس کے مختلف اجزاء کی قسمیں کھائی ہیں! چنانچہ کہیں تو زمانے کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿وَالْعَصْرِ﴾ [6] ’’(زمانے کی قسم)‘‘

کہیں رات اور دن کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى﴾ [7]

---

[6] سورۃ العصر 1:103

Al-Qurʾān, 103:1.

[7] سورۃ الیل 1:92

Al-Qurʾān, 92:1.

''رات کی قسم! جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم! جب اس کی روشنی پھیل جائے۔''

اور کہیں چاشت کی قسم کھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَالضُّحٰی﴾[8] ''چاشت کی قسم''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دین کی بنیادی عبادات جیسے: نماز و روزہ اور حج ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ان کے لیے اوقات بھی متعین کر دیئے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ شریعت کی روشنی میں وقت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ وقت کی اہمیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اگر انسان اس سے استفادہ کرنے اور اس کو فضولیات وعبثیات میں خرچ کرنے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے تو بڑے مثبت نتائج حاصل کر سکتا ہے، اور اگر اس کو بے فائدہ اور گھٹیا کاموں میں خرچ کرتا رہا تو وہ ایک بڑے قیمتی سرمائے سے محروم ہو جائے گا۔

انٹرنیٹ کے نقصانات میں سے دوسرا نقصان یہ ہے کہ اس سے منسلک اکثر لوگوں کے قیمتی اوقات اس کے استعمال کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں! وہ گھنٹوں تک بے حس و حرکت ہو کر اس کی اسکرین پر نظریں جما کر بیٹھتے ہیں، اور اکثر غیر ضروری بلکہ نقصان دہ اُمور کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک ہی نشست میں اپنے قیمتی اوقات میں سے ایک اچھا خاصا حصہ ضائع کر دیتے ہیں اور اُن کو اندازہ تک نہیں ہوتا۔

(3) صحت پر اس کے منفی اثرات:

ماہرین کا کہنا ہے کہ انٹرنیٹ کے زیادہ استعمال سے انسان ذہنی تناؤ اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو کر ہائی بلڈ پریشر، شوگر، جسمانی کاہلی و سستی اور وزن و موٹاپے کی زیادتی اور دیگر قلبی واعصابی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس لیے کہ جب انسان طویل وقت تک ایسی حالت میں اسکرین کے سامنے بیٹھا ہوا ہوتا ہے کہ صرف دماغ کے علاوہ اس کے دیگر اعضاء ساکت ہوں تو سارا دباؤ دماغ ہی پر ہوتا ہے، جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا اور تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے، اور باقی اعضاء طویل وقت تک حرکت نہ کرنے کی وجہ سے دیگر امراض کے شکار ہو جاتے ہیں۔

---

[8] سورۃ الضحیٰ 1:93

Al-Qurʾān, 93:1.

((عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحةوالفراغ))[9]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ کی نعمتوں میں سے دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ اُن کی ناقدری کرتے ہوئے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، ان میں سے ایک نعمت صحت وتندرستی اور دوسری نعمت فرصت وفراغت ہے۔''

یعنی صحت میں انسان بہت سی ایسی نیکیاں کر سکتا ہے جو بیماری میں نہیں کر سکتا لیکن غفلت کی وجہ سے یہ موقع ضائع کر دیتا ہے اس طرح اپنے وقت کی صحیح قیمت وصول نہ کر کے گھاٹا پالیتا ہے۔

(4) تعلیمی میدان پر انٹرنیٹ کے منفی اثرات:

نسل نو انٹرنیٹ کی کثرتِ استعمال کی وجہ سے تعلیمی میدان میں کافی پیچھے رہ گئے، پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے ان کا تعلق کمزور پڑ گیا، اس لیے کہ وہ اپنا اچھا خاصا وقت انٹرنیٹ سے منسلک لیپ ٹاپ اور موبائل فون کی اسکرین کے سامنے بیٹھ کر خرچ کرتے ہیں اور جب تھک جاتے ہیں تو باقی وقت کھیل کود، کھانے پینے اور سونے میں خرچ کرتے ہیں، پڑھنے کے لیے ان کے پاس وقت نہیں بچتا۔[10]

(5) معلومات چوری کرنے کا ذریعہ:

انٹرنیٹ دوسروں کی معلومات چُرا لینے کا ذریعہ بھی بن گیا ہے، چنانچہ بعض لوگ اس کے ذریعے دوسروں کی خفیہ معلومات تک جو اُن کے خصوصی اُمور یا بینک کے حسابات سے متعلق ہوں رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور پھر کبھی تو ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں اور کبھی بینکوں سے اُن کی رقوم چُرا لیتے ہیں! اسی طرح کچھ

---

[9] بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، کتاب الزهد عن رسول الله، باب ما جاء فی ان الصحة والفراغ، مکتبہ الدعوة والارشاد، الریاض، 1984ء، رقم الحدیث: 2304

Bukhāri, Muhammad bin Ismail, *Al-Saḥiḥ Al-Bukhari*, Kitāb Al-Zuhd An Rasul Allah, Bab Mā Jā'a Fi An Al-Sihhah Wal-Farāgh, Maktaba Al-Da'wah Wal-Irshad, Al-Riyadh, 1984, Hadith No. 2304.

[10] ذوالفقار احمد، حیاء اور پاکدامنی، مکتبہ الفقیر، فیصل آباد، ستمبر 2004ء ص 79

Zulfiqār Aḥmad, *Ḥaya Aur Pakdāmani*, Maktabā Al-Faqīr, Faisalabād, September 2004, p. 79.

لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف علماء کی تالیفات و مضامین تک آسانی کے ساتھ رسائی حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اُن میں کچھ ردّ وبدل کر کے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، تاکہ وہ محنت وجد وجہد کے بغیر مصنّفین کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔

چند دفعہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ کوئی صاحب ایک علمی مسوّدہ لے کر اس دعوے کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے کہ وہ مسوّدہ اُن کی تصنیف ہے اور وہ مجھ سے اس پر تقریظ لکھوانا چاہتے ہیں! مجھے کچھ قرائن سے اندازہ ہو گیا کہ یہ مسوّدہ اُن ہی کی محنتوں کا نتیجہ نہیں، بلکہ انہوں نے اِدھر اُدھر سے دوسروں کے مضامین لے کر تیار کر لیا ہے، لہذا میں نے اپنے اطمینان کے لیے اس کے اوراق کو پلٹتے ہوئے اُن سے مختلف مقامات کی کچھ تشریح کرنے کی درخواست کی! لیکن افسوس کہ وہ تشریح نہ کر سکے، میں نے کہا کہ: بتایئے! میں ایسی کتاب کی تقریظ لکھنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جس کے مصنف اس کی تشریح کرنے سے عاجز ہوں؟ وہ لاجواب ہو کر خاموشی سے واپس تشریف لے گئے۔

(6)خاندان کے افراد کے درمیان لاتعلقی:

انٹرنیٹ کے زیادہ استعمال کی وجہ سے اولاد و والدین، میاں بیوی اور دیگر قریبی رشتہ داروں کے درمیان دوریاں پیدا ہو رہی ہیں جس سے اُن کے آپس کے حقوق متأثر ہو کر ناچاقیاں جنم لے رہی ہیں، اور میاں بیوی کے درمیان تلخیاں بڑھتی جا رہی ہیں! یہاں تک کہ بعض دفعہ طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ خاندانی جھگڑے، قریبی رشتہ داروں اور میاں بیوی کے درمیان تلخیاں اور دوریاں پیدا ہونا بڑی ناکامی اور محرومی کی بات ہے۔

(7)غلط معلومات کی اشاعت:

انٹرنیٹ کے ذریعے دینی ودنیوی موضوعات سے متعلق بڑے پیمانے پر غلط معلومات کی اشاعت کا کام بھی کیا جا رہا ہے۔ باطل تحریکات مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے، ان کے عقائد کو بگاڑنے اور اپنے باطل عقائد ونظریات کو پھیلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح خود مسلمانوں میں سے بعض کم علم یا باطل افکار کے حامل لوگ تفسیر وحدیث وفقہ اور دیگر دینی علوم سے متعلق ایسی غلط معلومات انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلاتے ہیں جنہیں

درست سمجھ کر ایک عام مسلمان دینی موضوعات سے متعلق غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے، لہٰذا! جب تک کسی مستند ذریعے سے تصدیق نہ کی جائے اس وقت تک صرف انٹرنیٹ کی معلومات پر اعتماد نہ کیا جائے۔

انٹرنیٹ کے نقصانات میں سے مذکورہ بالا ایسے بنیادی سات نقصانات ہیں جن سے بچنے کے لیے ہر مسلمان مرد وخاتون کو ہوشیار رہنا چاہیے۔[11]

(8)ذاتی معلومات کی چوری:

آن لائن بینک کاری، سوشل نیٹ ورکنگ یا دیگر خدمات کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کیا جاتا ہے، اس طرح کی ویب سائٹس کے ذریعے ذاتی معلومات کی چوری کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس طرح دوسرے لوگوں کی آپ کے ایڈریس اور کریڈٹ کارڈ نمبر وغیرہ تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لیے اپنی ذاتی معلومات کی فراہمی احتیاط سے کی جانی چاہیے۔

(9)تنہائی پسند:

انٹرنیٹ کی وجہ سے انسان معاشرے سے عملی طور پر کٹ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ نیند میں کمی، ذہنی وجسمانی تھکاوٹ میں اضافہ اور تعلیمی استعداد میں کمی کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ جسمانی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے جسم کی قوت مدافعت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

(10)شخصیت کا بگاڑ:

انٹرنیٹ کا بے جا استعمال انسان کی شخصیت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ خاص طور پر سنِ بلوغت کے وقت بچوں میں مختلف چیزوں کے بارے میں تجسس پایا جاتا ہے اور اسی تجسس میں وہ اپنی پہچان اور حقیقی شخصیت کھو بیٹھتے ہیں۔ اس طرح ان کی شخصیت کی خصوصیات انٹرنیٹ کے ذریعے جاتی رہتی ہیں۔ اس کا ایک اور نقصان حب الوطنی میں

---

[11] ذوالفقار احمد، حیاء اور پاکدامنی، مکتبہ الفقیر، فیصل آباد، ستمبر 2004ء ص 79

Zulfiqār Aḥmad, *Ḥaya Aur Pakdāmani*, Maktabā Al-Faqīr, Faisalabād, September 2004, p. 79.

کمی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ایسے افراد دوسروں کی ثقافتوں سے متاثر ہو کر اپنی روایات کو بھلا بیٹھتے ہیں اور آگے چل کر اپنے وطن سے غداری کے مرتکب بھی ہو سکتے ہیں۔[12]

(11)خود اعتمادی کا فقدان

انٹرنیٹ کے بے جا استعمال سے بچے خود اعتمادی کے فقدان کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان میں عجیب و غریب اور غیر متوقع قسم کا برتاؤ دیکھنے کو ملتا ہے۔ایسے افراد بہت جلد کسی کے ساتھ انٹرنیٹ دوست بن جاتے ہیں اور جلد ہی اس سے خفا بھی ہو جاتے ہیں۔یہی کیفیت پھر ان کی حقیقی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

(12)جرائم کا پیش خیمہ

نو عمر بچے اور بچیوں کو انٹرنیٹ کے استعمال میں نہایت محتاط رہنا چاہیے کیونکہ اس عمر میں کم علمی اور سادگی کے باعث جرائم پیشہ افراد چیٹ روم میں دوست بن جاتے ہیں۔اس دوستی میں ناسمجھ بچے اور بچیاں اپنے نجی راز، ذاتی ویڈیوز اور تصاویر اعتماد کے ساتھ ان کے حوالے کر دیتے ہیں، جو بعد میں بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔

الغرض انٹرنیٹ آج کے دور کی اگرچہ ناگزیر ضرورت اور حصول علم کا بہترین ذریعہ ہے اور اس سے دور رہنا بھی ممکن نہیں، تاہم اس کے استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے۔والدین کو چاہیے کہ بچوں کو ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے سے نہ روکیں بلکہ اس کے لیے ایک مخصوص وقت مقرر کر دیں۔کمپیوٹر کو living room میں رکھیں جہاں بچوں کی تمام مصروفیات ان کے سامنے ہوں۔بچوں کے پاس بیٹھ کر مطلوبہ معلومات ان کے ساتھ مل کر سرچ کریں۔چیٹنگ جیسے فضول کام میں وقت برباد نہ کرنے دیں اور بچوں کو اسلامی ویب سائٹس پر موجود فہم قرآن اور فہم حدیث کے متعلق کتب پڑھنے کی طرف راغب کریں۔[13]

[12] انور غازی، خاندانی نظام ایسے بچائیں، الحجاز پبلشرز، کراچی 2014ء، ص72

Anwar Ghāzi, *Khāndāni Nizām Aise Bachayein*, Al-Hijāz Publishers, Karachi, 2014, p. 72.

[13] محمد انور، انٹرنیٹ کے ڈسے ہوئے، ادارہ اشاعت الاسلام، کراچی، 2003ء، ص116

Muhammad Anwar, *Internet Ke Dase Hue*, Idara Isha'at-ul-Islām, Karachi, 2003, p. 116.

(13)ویڈیو گیم:

نسل نو کو بگاڑ کی راہ لگانے میں ایک سب سے بڑی وجہ ویڈیو گیمز بھی ہے۔ موجودہ دور میں ویڈیو گیمز کے آزادانہ استعمال نے نئی نسل کو اخلاقی و ایمانی دیوالیہ پن کی جس سطح پر پہنچا دیا ہے اس کی سنگینی کے اظہار سے الفاظ و تعبیرات قاصر ہیں، نیز نئی نسل کی دینی واخلاقی پستی میں ویڈیو گیمز کا جو کلیدی رول ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔ ویڈیو گیمز بچوں اور جوانوں کے لئے نشہ کی شکل اختیار کر چکے ہیں، کم عمر کے بچے اور نوجوان حتی کہ بہت سے عمر رسیدہ افراد بھی ویڈیو گیمز کی لت کا شکار ہیں۔ والدین عام طور پر ویڈیو گیمز کو محض ایک تفریحی عمل خیال کرتے ہیں جب کہ تفریح اور وقت گزاری کے طور پر اختیار کی جانے والی یہ مشغولیت بچوں کے لئے تباہ کن ہوتی ہے، اس وقت ویڈیو گیمز کا رواج اس قدر بڑھ چکا ہے کہ ہر کس و ناکس ان سے متاثر ہو رہا ہے۔ ہمارے جوانوں اور بچوں کے شب و روز کا بیشتر وقت ویڈیو گیمز میں گزر رہا ہے، عموماً جب بچے گھروں میں کمپیوٹر، لیپ ٹاپ میں مشغول ہو جاتے ہیں تو والدین اچھا گمان کرتے ہوئے سوچتے ہیں کہ بچے ان کا صحیح استعمال کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ انکا غلط استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو ان غلط راہوں سے روکیں کیوں کہ ویڈیو گیمز سے ہونے والے نقصانات دینی بھی ہیں اور دنیاوی بھی، اخلاقی بھی ہیں اور معاشرتی بھی طبی بھی ہیں اور اعتقادی بھی۔[14]

فرنگی کمپنیوں نے بچوں کا دل بہلانے کے لیے کمپیوٹر پر ایسی ایسی گیمز تیار کی ہیں تیار کی ہیں کہ بچے جن کو کھیل کر تھکتے ہی نہیں ہیں۔ ایک گیم بنانے کے لیے کئی ٹیموں کو مل کر کام کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً :

(گرافک ڈیزائنر Graghic Designer)

(گیم ڈیزائنر Game Designer)

(کمپیوٹر پروگرامر Programmer)

(میوزک ڈیزائنر Music Designer)

[14] محمد انور، انٹرنیٹ کے ڈسے ہوئے، ادارہ اشاعت الاسلام، کراچی، 2003ء، ص116

Muhammad Anwar, *Internet Ke Dase Hue*, Idara Isha'at-ul-Islām, Karachi, 2003, p. 116.

Color Designer(رنگ یا شیڈ ڈیزائنر)

Pcycologist(ماہر نفسیات)

گیم ڈیزائن کرنے کے لیے تقریباً ۲۰۰ ماہرینِ فن مل کر کام کرتے ہیں۔ ماہر نفسیات حضرات بچوں کی نفسیات کو سامنے رکھ کر ایسی گیم بناتے ہیں کہ بچے کا دل اس پر عاشق ہو جائے۔ وہ کسی حال امین میں گیم کی جان ہی نہ چھوڑے۔ اسی لیے جب بچے گیم کھیلنے بیٹھتے ہیں تو انہیں نہ سکول کی پڑھائی یاد رہتی ہے، نہ نماز، تلاوت کا دھیان رہتا ہے۔ ایک قریبی عزیز نے اپنے بچے کا واقعہ سنایا کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد گیم کھیلنے بیٹھا اور اسی جگہ بیٹھے بیٹھے صبح کر دی۔ حالانکہ گیم کھیلنے میں آنکھ بھی مشغول، دماغ بھی مشغول اور دونوں ہاتھ بھی مشغول ہوتے ہیں، مگر گھنٹوں سکرین کے سامنے بیٹھے رہنا بھی عجیب معاملہ ہے۔ ظاہر میں تو یہ نظر آتا ہے کہ گیم کے ذریعے بچے اپنا وقت بہت ضائع کرتے ہیں، نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں لیکن گیم کی میوزک میں جو پس منظر پیغام دیے جاتے ہیں وہ تو عام لوگوں کو معلوم نہیں ہوتے۔ ان گیموں کے اندر ایسا زہر بھرا ہوتا ہے کہ بچے بہت جلد دین سے دور ہو جاتے ہیں۔ بڑی عمر کے لڑکوں کے لیے جو گیم تیار کی جاتی ہے اس میں لڑکیوں کی عریاں تصاویر دی جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جب بجلی کڑکے گی تو شہوت بھڑکے گی۔ نتیجہ زناکاری پر جا نکلے گا۔

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات کا تدارک کرنے کے لیے افراد، خاندانوں، تعلیمی اداروں، اور حکومت کو مشترکہ طور پر کام کرنا ہوگا۔ اس حوالے سے درج ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

1. آگاہی اور تعلیم

ڈیجیٹل لٹریسی پروگرامز: تعلیمی اداروں میں ڈیجیٹل لٹریسی سکھانے کے لیے نصاب شامل کیا جائے، تاکہ طلباء انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔

سوشل میڈیا کے نقصانات کی آگاہی: مختلف سیمینارز، ورکشاپس، اور میڈیا مہمات کے ذریعے عوام کو سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

2. وقت کا تعین اور نظم و ضبط

وقت کی حد مقرر کرنا: انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے استعمال کے لیے دن میں ایک مخصوص وقت مقرر کریں۔

ڈیجیٹل ڈیٹوکس: ہر ہفتے یا مہینے میں کچھ دن ایسے رکھیں جب سوشل میڈیا یا انٹرنیٹ کا استعمال نہ کیا جائے۔

مثبت متبادل فراہم کرنا: تخلیقی سرگرمیاں: نوجوانوں کو انٹرنیٹ کے بجائے کھیلوں، آرٹ، یا دیگر تخلیقی سرگرمیوں کی طرف مائل کریں۔

معاشرتی روابط: حقیقی زندگی میں رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ وقت گزارنے کی حوصلہ افزائی کریں۔

3۔بچوں اور نوجوانوں کی نگرانی

پیرنٹل کنٹرول: والدین بچوں کے انٹرنیٹ استعمال کی نگرانی کریں اور ان کے لیے مناسب مواد تک رسائی یقینی بنائیں۔

گفتگو اور اعتماد: والدین بچوں کے ساتھ انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے کھلے انداز میں بات کریں تاکہ بچے مسائل یا شکایات کے بارے میں اعتماد کے ساتھ بات کرسکیں۔

4. قوانین اور ضوابط

غلط مواد کے خلاف ایکشن: حکومت غیر اخلاقی اور غلط معلومات پر مبنی مواد کی روک تھام کے لیے سخت قوانین نافذ کرے۔

پلیٹ فارمز کی ذمہ داری: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر غلط معلومات، نفرت انگیزی، اور سائبر بُلنگ کے خلاف مؤثر حکمت عملی بنائی جائے۔

5.خود پر قابو پانا

اپنی عادات کا جائزہ: خود پر قابو پانے کے لیے اپنی سوشل میڈیا کی عادات کا جائزہ لیں اور ان میں بہتری لانے کی کوشش کریں۔

مصروفیات کا شیڈول بنائیں: وقت کے مؤثر استعمال کے لیے ایک شیڈول بنائیں جو مثبت سرگرمیوں پر مرکوز ہو۔

6.ذہنی صحت پر توجہ

ذہنی صحت کے ماہرین سے رجوع: اگر انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال ذہنی دباؤ یا دیگر مسائل پیدا کر رہا ہو تو ماہرین سے مدد حاصل کریں۔

مراقبہ اور ورزش:... ذہنی سکون اور خود اعتمادی کے لیے ورزش اور مراقبہ کو روزمرہ کا حصہ بنائیں۔

خلاصہ بحث:

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات کا تدارک ممکن ہے اگر ہم ان کے استعمال میں توازن قائم کریں، شعور پیدا کریں، اور مثبت سرگرمیوں کو فروغ دیں۔ اجتماعی ذمہ داری اور باہمی تعاون سے ہم ایک صحت مند ڈیجیٹل ماحول تشکیل دے سکتے ہیں۔ اِکیسویں صدی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صدی ہے۔ اسلام انسانیت کی فلاح کے لیے جدید ذرائع کے استعمال کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتا ہے بلکہ تاکید کرتا ہے۔ سماجی و مذہبی اور سیاسی و معاشی سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مثبت و منفی اثرات اس قدر ہمہ گیر ہیں کہ اس سے کسی کو مجالِ انکار نہیں ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں تجدید و ترقی بذاتِ خود اس بات کی متقاضی ہے کہ دعوت و تبلیغِ دین کے لیے جدید وسائل اِختیار کیے جائیں۔

سوشل میڈیا کے مثبت استعمال سے جہاں انسانیت کو کثیر فوائد حاصل ہوئے، وہاں اس کے منفی استعمالات سے انسانیت کے اخلاقی و سماجی کرب میں اضافہ بھی ہوا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License